رسائل و مسائل

یہود کی ذلّت و مسکنت

سوال - میرے ذہن میں دو سوال بار بار اُٹھتے ہیں۔ ایک یہ کہ ضُرِبَتْ علیھم الذِّلَّۃُ وَالْمَسْکَنَۃُ جو یہود کے بارے میں نازل ہوا ہے اس کا مفہوم کیا ہے۔ اگر اس کا مطلب وہی ہے جو معروف ہے تو فلسطین میں یہود کی سلطنت کے کیا معنی۔ میری سمجھ میں اس کی تفسیر انشراحی کیفیت کے ساتھ نہ آسکی۔ اگر اس کے معنی یہ لیے جائیں کہ نزول قرآن پاک کے زمانے میں یہود ایسے ہی تھے تو پھر مفسّرین نے دائمی ذلت و مسکنت میں کیوں بحثیں فرمائی ہیں۔ بہر حال یہود کے موجودہ اقتدار و تسلط کو دیکھ کر ذلّت و مسکنت کا واضح مفہوم سمجھ میں نہیں آیا۔

جواب - ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ وَالْمَسْکَنَۃُ کے بارے میں میرا بھی یہی عقیدہ ہے کہ یہ تا قیامت ہے۔ اس میں فلسطین کی موجودہ اسرائیلی حکومت بن جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اوّل تو آیت تمام یہودی ملّت کے بارے میں بحیثیت مجموعی ایک حکم لگاتی ہے، اس کے ایک ایک فرد پر یا افراد کے چھوٹے چھوٹے مجموعوں پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ اُس کیفیّت کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہونے کے بعد سے قیامت تک ان پر من حیث المجموع دنیا بھر میں طاری رہے گی۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس طویل مدّت کے دوران میں کبھی کسی مختصر مدّت کے لیے بھی زمین کے کسی گوشے میں انہیں قوت و اقتدار نصیب نہ ہو۔ دراصل اس آیت کو سمجھنے کے لیے یہودی قوم کی اس تاریخ سے واقف ہونا ضروری ہے جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد سے آج تک گزری ہے۔ اس تاریخ کو، اور ان کی موجودہ حالت کو جو بحیثیت مجموعی دنیا میں آج بھی پائی جاتی ہے، بغور دیکھا جائے تو قرآن مجید کے